10136- علی رضی اللہ تعالی کے لیے کرم اللہ وجھہ کی تخصیص کا حکم

سوال

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کے بارہ میں کرم اللہ وجھہ کا کلمہ بہت زیادہ سنتے اور پڑھتے ہیں تو کیا اس کلمے کا اطلاق علی رضی اللہ تعالی پر صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں :

بہت ساری عبارتوں میں غالب طور پر کاتب باقی سب صحابہ رضی اللہ عنہم کو چھوڑ کر صرف علی رضی اللہ تعالی عنہ کے لیے علیہ السلام یا پھر کرم اللہ وجھہ کی عبارت استعمال کرتے ہیں جو معنی کے اعتبار سے تو صحیح ہے لیکن اس جیسی عبارات میں سب صحابہ کرام کے درمیان مساوات و برابری کرنی ضروری ہے ، کیونکہ یہ صرف تعظیم و تکریم کے لیے استعمال کی جاتی ہے ، تو ابو بکر اور عمر فاروق اور امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالی عنہ علی رضی اللہ تعالی عنہ سے اس کے زیادہ مستحق ہیں ، اللہ تعالی ان سب سے راضی ہو اھ۔ تفسیر ابن کثیر (617/3) ۔

ذیل میں ہم لجنہ دائمہ (مستقل اسلامی ریسرچ کمیٹی) کے سامنے پیش کیا گیا سوال اور اس کا جواب پیش کرتے ہیں :

علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کو کرم اللہ وجھہ کا لقب کیوں دیا گیا ؟

لجنہ دائمہ کا جواب تھا :

علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کو کرم اللہ وجھہ کا لقب دینا اور پھر صرف اس کی تخصیص صرف انہیں کے ساتھ کرنا شیعہ کے غلو کی بنا پر ہے ، اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے کبھی بھی کسی شرمگاہ پر نگاہ نہیں ڈالی اور نہ ہی کبھی کسی بت کے سامنے سجدہ ریز ہوئے اس وجہ سے انہیں کرم اللہ وجھہ کہا جاتا ہے ۔

تو یہ صرف علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ اس میں اور بھی صحابہ شریک ہیں جو کہ ظہور اسلام کے بعد پیدا ہوئے اور مسلمان ہی پیدا ہوئے ۔ اھ۔

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ (289/3)

اور بعض کا کہنا ہے کہ : علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ کرم اللہ وجھہ کی تخصیص اس لیے کی گئی ہے کہ انہوں نے کبھی کسی بت کو سجدہ نہیں کیا ۔

میں کہتا ہوں : اسے تو رافضہ جو کہ علی — رضی اللہ تعالی عنہ — اور پاکباز گروہ — کے دشمن ہیں نے اس کلمہ کو مقرر کیا ہے ، تو اہل بدعت کے مقابلہ میں کوئی ممانعت نہیں ۔ واللہ تعالی اعلم ۔

یہ لوگ اس عبارت کی کئی ایک تاویلیں کرتے ہیں جن میں سے چند ایک ذکر کی جاتی ہیں :

اس لیے کہ کسی کی بھی شرمگاہ پر نظر نہیں دوڑائی ۔

اس لیے کہ کبھی کسی بت کے سامنے سجدہ ریز نہیں ہوئے ، اوریہ ایک ایسی چیز ہے جس میں کئ ایک صحابہ جوکہ اسلام میں پیدا ہوئے بھی شریک ہیں ، یہ بھی علم ہونا چاہیئے کہ اس میں کوئ بھی علت بیان کرنے کے لیے ضروری ہے کہ وہ کسی ثبوت کے ساتھ کی جائے ۔

تنبیہ :

مسند احمد میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے ایک روایت بیان کی گئی ہے جس میں ہے کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا پکڑ کر ہلایا اور فرمانے لگے کون ہے جو اسے اس کے حق کے ساتھ پکڑے ؟ توفلان نے آکر کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیچھے ہٹ جاؤ پھر ایک اور آدمی آیا تو اسے بھی کہا پیچھے ہو جاؤ ، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ خوش کردیا ایسا آدمی جو فرار اختیار نہیں کرتا اے علی رضی اللہ تعالی عنہ یہ لو ۔ ۔ الحدیث ۔

اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ کی مسند میں ایک طویل حدیث ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا گیا ۔

اور ایس طرح بعض احادیث کے سیاق میں جب علی رضی اللہ تعالی عنہ کیا ذکر آئے تو آپ ان کے اس قول کرم اللہ وجھہ کو بھی دیکھیں گے ۔

ہم تو اس کے متعلق کوئ بھی مرفوع حدیث اور نہ ہی کسی صحابی کا قول ہی جانتے ہیں ، ممکن ہے یہ صرف نقل کرنے والوں کی طرف سے لکھا گیا ہو ۔ اھ ۔

واللہ تعالی اعلم

دیکھیں کتاب : معجم المناھی اللفظیۃ للشیخ بکر ابوزید (ص 454).